مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تحریر کیجئے:

الف۔ سیّدانی بی نے گزراوقات کے لیے کونساپیشہ اختیار کیا؟

جواب: سیدانی بی نے گزراوقات کے لیے مغلانی کا پیشہ اختیار کیا آپ نہایت عمدہ سوٹ سلائی کرتیں اور شادی بیاہ کے کپڑے ٹانکتی تھیں۔

ب۔ میر صاحب اور ان کی بیوی سیدانی بی کی کس بات پر زیادہ خوش تھے؟

جواب: میر صاحب اور ان کی بیوی سیدانی بھی کی اس بات سے زیادہ خوش تھے کہ وہ ان کے بچوں کی اچھی تربیت کر رہی تھیں۔ وہ بچوں کو قرآن شریف پڑھاتیں، نصیحتیں کرتیں۔

ج۔ پرستان کے بادشاہ نے سیدانی بھی کو کس کام کے لیے بلوایا تھا؟

جواب: پرستان کے بادشاہ نے سیدانی بھی کو اپنی بیٹی کے جہیز کے کپڑے ٹانکنے کے لیے بلوایا تھا۔

د۔ بادشاہ بیگم کا اصلی نام کیا تھا؟

ہ۔ پرستان کے پھلوں کی خاص بات کیا تھی؟

جواب: پرستان کے پھلوں کی خاص بات یہ تھی کہ جب انہیں کھاؤ تو جس کھانے کا خیال دل میں لاؤ اُس کا ذائقہ آتا تھا۔

2۔ سیدانی بی نے پرستان کا تذکرہ دلچسپ انداز میں کیا ہے آپ اپنے الفاظ میں اس کا خلاصہ لکھیے۔

جواب: پرستان میں بہت روشنی تھی لیکن روشنی کا کوئی ذریعہ نظر نہیں آرہا تھا۔ پریاں نہایت خوبصورت تھیں۔ ان کے کپڑے چمکدار تھے۔ درختوں پر قیمتی پتھر لٹک رہے تھے۔ بارہ دری کی سجاوٹ بہت خوبصورت تھی۔ کرسیاں مختلف رنگوں کی اور بلور کی تھیں۔ بادشاہ کے تخت پر جڑا ؤ کا کام تھا۔ شہزادی بہت کم سن اور حسین تھی اس کا چہرہ چاند جیسا تھا۔پرستان کے پھلوں کا ذائقہ بہت انوکھا تھا انہیں کھا کر جو خیال کرو اسی کھانے کا لطف آتا تھا۔ پان نہایت خوشبودار تھاپیاس لگتی تو یاقوت کا گلاس خود بخود ہونٹوں سے لگ جاتا۔ پرستان کی پریاں کوئل کی طرح گاتی تھیں اور تتلیوں کی طرح ناچتی تھیں۔ شہزادی کی شادی کے کپڑے اتنے خوبصورت تھے کہ عقل دنگ رہ جائے گوٹا کناری میں موتی اور جواہرات لٹک رہے تھے۔ طرح طرح کے جواہرات کی لڑیاں تھیں۔

3۔ متن کی روشنی میں درست جواب پر نشان (✓) لگائیں ۔

الف۔ سبق "پرستان کی شہزادی" کس مصنف کی تحریر ہے؟

i. شاہد احمد دہلوی ii. ہاجرہ مسرور

iii. اشرف صبوحی
iv. سجاد حیدر یلدرم

ب۔ قلعے کی بڑی بڑی مغلانیاں سیدانی بی کے سامنے:

i. کام کرتی تھیں
ii. کھڑی رہتی تھیں
iii. دم نہ مارتی تھیں
iv. کان پکڑتی تھیں

ج۔ پرستان کے بادشاہ نے سیَدانی بی کو بلایا تھا۔

i. بیٹی کا جہیز ٹانکنے
ii. انعام دینے کو
iii. بیٹی کو سینا پرونا سکھانے کو
iv. بیٹی کی شادی میں شرکت کرنے کے لیے

د۔ سیَدانی بی کو کھانے میں مرغوب تھا:

i. زردہ
ii. بونٹ پلاؤ
iii. فیرنی
iv. بریانی

i. بالشت پر
ii. چھے فٹ
iii. ایک ایک فٹ
iv. گز بھر

و۔ پرستان سے سیدانی بی کو انعام میں کیا ملا۔

i. روپیا پیسا
ii. کنکر پتھر
iii. خلعت اور زیورات
iv. جواہرات

جوابات:

(الف)	اشرف صبوحی	(ب)	کان پکڑتی تھیں
(ج)	بیٹی کا جہیز ٹانکنے کو	(د)	بونٹ پلاؤ
(ہ)	بالشت بھر	(و)	جواہرات

4۔ مندرجہ ذیل محاورات کو جملوں میں استعمال کیجئے:

آنکھیں کھلنا، بال بیکا ہونا، کلیجے پر سانپ لوٹنا، اوسان خطا ہونا، عقل جاتی رہنا

الفاظ (محاورات)	جملے
آنکھیں کھلنا	بار بار دھوکا کھا کر اس کی آنکھیں کھل گئیں۔
بال بیکا ہونا	اللہ کا نام لینے والوں کا کوئی بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔
کلیجے پر سانپ لوٹنا	سیدانی بی کو پرستان کا واقعہ یاد آتا تو کلیجے پر سانپ لوٹنے لگتے۔
اوسان خطا ہونا	مصیبت کو سامنے کھڑا دیکھ کر میرے اوسان خطا ہو گئے۔
عقل جاتی رہنا	سائنس کے کرشمے دیکھ کر تو انسان کی عقل جاتی رہتی ہے۔

5۔ کالم (الف) کا ربط (ب) سے کریں اور جواب کالم (ج) میں لکھیں:

کالم(الف)	کالم (ب)
مرہٹہ گردی	تباہی
میر صاحب	خوش مزاج

انڈا شہزادی	کانٹر اویو
بکر گدھا	جن
ہنر	دھاک

6۔ سبق کے مطابق درست لفظ کے ذریعے خالی جگہ پر کیجئے:

الف۔ ایک وقت تھا کہ محل میں سیدانی بی کا بڑا مقام تھا۔ (قلعہ، محل√، دربار)

ب۔ سیدانی بی کو مغلانی کا پیشہ اختیار کرنا پڑا کیونکہ وہ بیوہ ہو گئیں۔ (اس کے والدین فوت ہو گئے، تجارت میں خسارہ ہو گیا، وہ بیوہ ہو گئیں√)

ج۔ اس نے کہاروں سے کہا: کم بختو! منہ سے کچھ تو پھوٹو۔ (کہو، پھوٹو√، بولو)

د۔ پرستان میں اسے جن لے کر گیا۔ (جن√، پری زاد، فرشتہ)

ہ۔ بادشاہ نے اسے جواہرات انعام میں دیے۔ (زیورات، جواہرات√، ملبوسات)

ذو معنی الفاظ:

ایسے الفاظ کا املا تو ایک ہی ہوتا ہے لیکن ان کے دو معنی ہوتے ہیں اور ان میں سے بعض اوقات ایک معنی میں مذکر جب کے دوسرے معنوں میں مونث ہوتا ہے۔

الف۔ بارشوں سے آئینے کی آب جاتی رہی۔

ب۔ سوات میں کون سی کان ہے؟

ج۔ بادشاہ بیگم کے حکم پر شہزادی کے کپڑوں کے لیے تھان پہ تھان آنے لگے۔

د۔ حق بات کہنے کے پاداش میں وہ دار پر جھول گیا۔

ہ۔ جہاں چاہ وہاں راہ۔

جواب:

الفاظ	معنی
آب	پانی، چمک
کان	معدنیات نکلنے کی جگہ، جسم کا عضو
تھان	کپڑے کا گٹھا، گھوڑا باندھنے کی جگہ
دار	پھانسی، مقام
چاہ	چاہت، کنواں

8۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد تحریر کیجئے:

لطیف، شب، خشک، جُفت، شیریں، نشیب، تریاق۔

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
لطیف	کثیف	شب	روز
خشک	تر	جفت	طاق
شیریں	تلخ	نشیب	فراز
تریاق	زہر		

تشبیہ :

علم بیان کی اصطلاح میں کسی چیز کو خاص وصف کی وجہ سے کسی دوسری چیز کی مانند قرار دینا تشبیہ کہلاتا ہے، جیسے:

1۔ پانی برف کی طرح ٹھنڈا ہے۔

2۔ صہیب شیر کی مانند دلیر ہے۔

اس میں دو باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔

جب ایک چیز کو دوسری چیز سے تشبیہ دی جائے تو دونوں میں کسی مشترک وصف کا پایا جانا ضروری ہے، دوسرا یہ کہ جس چیز سے تشبیہ دی جائے اس میں یہ خوبی یا وصف زیادہ ہو۔

تشبیہ کے پانچ ارکان ہیں:

۱۔ مشبہ: جس چیز کو دوسری چیز جیسا کہا جائے۔

2۔ مشبہ بہ: جس چیز سے تشبیہ دی جائے۔

3۔ وجہ شُبہ: وہ مشترک صفت جس کی وجہ سے ایک چیز کو دوسری چیز جیسا کہا جاتا ہے۔

4۔ غرض تشبیہ: جس مقصد کے لئے تشبیہ دی جاتی ہے۔

5۔ حرفِ تشبیہ: وہ الفاظ یا حروف جو تشبیہ دینے کے لئے استعمال ہوتے ہیں، مثلاً طرح، مانند، جیسا، جیسی، سا وغیرہ۔

اوپر دی گئی دو مثالوں کے ارکان اس طرح ہیں:

مشبہ	مشبہ بہ	وجہ شُبہ	غرض تشبیہ	حرفِ تشبیہ
پانی	برف	ٹھنڈک	ٹھنڈا پن ظاہر کرنا	طرح
صہیب	شیر	بہادری	بہادری کا اظہار	مانند